ایمازون (Amazon)

❶ :- ویب سائٹ، ❷ :- ڈراپ شپنگ (Drop Shipping)

❸ :- ایف بی اے (F.B.A) کے ذریعہ کاروبار کا حکم

ادارہ

عرض یہ ہے کہ ایمازون کے متعلق درج ذیل سوالات کے شرعی جوابات دے کر ممنون فرمائیں۔

❶ :- سوال یہ ہے کہ میں ایمازون ویب سائٹ کے ساتھ کمیشن کے عوض مارکیٹنگ میں کام کرتا ہوں، ایمازون بہت بڑی ویب سائٹ ہے، یہ ویب سائٹ ملین مصنوعات فروخت کرتی ہے۔ ایمازون ویب سائٹ کے پروگرام میں آپ مفت رجسٹریشن کر سکتے ہیں، پھر آپ جن اشیاء کی مارکیٹنگ کرنا چاہتے ہیں، انہیں اختیار کریں اور پھر اس کی تشہیر وترویج کر کے اس کا لنک لوگوں تک پہنچائیں، تو جو شخص بھی آپ کے مخصوص لنک کے ذریعے ویب سائٹ تک پہنچ کر وہ چیز خریدے گا تو آپ کو اس میں سے کمیشن ملے گا، یہ کمیشن اس چیز کی قیمت کا کچھ فیصدی حصہ ہوتا ہے، باقی یہ کمیشن بالکل متعین ہوتا ہے، ہر چیز میں ایک مخصوص فیصدی کمیشن ہوتا ہے۔ تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟ کیا اس کی کمائی/آمدنی جائز ہے؟

❷ :- ایمازون پر کاروبار کا ایک طریقہ یہ بھی ہے جس کو ''ڈراپ شپنگ'' کہا جاتا ہے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟ ڈراپ شپنگ یہ ہے کہ ایمازون ویب سائٹ پر اسٹور بنایا جاتا ہے، اور جو اشیاء بیچنا مقصود ہیں، وہ اگرچہ آپ کے پاس نہیں ہیں، لیکن وہ کہیں سے خرید کر اس ویب سائٹ کو ارسال کر دی جاتی ہیں، اور اپنے دام لگا کر اس کو آگے بیچا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس میں قبضہ مفقود شمار

ہوگا، جس کی وجہ سے یہ ناجائز ہوگا؟ یا اس ویب سائٹ کا قبضہ ہماری طرف سے کافی ہے؟ کیا ویب سائٹ کا یہ قبضہ وکالت کے حکم میں آئے گا؟

❸:- نیز ایمازون ایف بی اے (FBA) جو ایمازون پر کاروبار کرنے کا ایک رائج اور مشہور طریقہ ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

برائے مہربانی ان سوالات کے شرعی احکام بتاکر راہنمائی فرمائیں۔ مستفتی: توصیف احمد

الجواب حامدًا و مصليًا

❶:- ایمازون ویب سائٹ پر فروخت ہونے والی جائز اشیاء کی قیمتوں میں سے مخصوص تناسب کے عوض تشہیری اور ترویجی مہم میں حصہ لینا جائز ہے اور اس پر فیصد کے اعتبار سے کمیشن مقرر کرکے کمیشن لینے میں کوئی مضائقہ نہیں، شرعاً یہ کام دلالی کے حکم میں ہے، جس کی اجرت لینا جائز ہے۔

البتہ یہ ضروری ہے کہ اس میں شرعًا کوئی ایسا مانع نہ ہو جس کی وجہ سے اصلاً بیع ہی ناجائز ہوجائے، جیسے مبیع کا حرام ہونا، لہٰذا صرف ان ہی مصنوعات کی تشہیر کی جائے جو اسلامی نقطہ نظر سے حلال ہوں، جو چیزیں شرعاً حرام ہیں، ان کی تشہیر کرکے پیسہ کمانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح جس کمپنی کی مصنوعات کی تشہیر کرنا ہو اس کمپنی کی طرف سے مصنوعات کے حقیقی اوصاف، قیمت وغیرہ واضح طور پر درج ہو۔ سامان نہ ملنے یا غبن ہوجانے کی صورت میں مصنوعات خریدنے کے لیے جمع کی گئی رقم کی واپسی کی ضمانت دی گئی ہو۔

مزید یہ کہ آرڈر کرنے کے بعد مقررہ تاریخ تک مصنوعات نہ ملنے پر یا زیادہ تاخیر ہونے کی صورت میں کسٹمر کو آرڈر کینسل کرنے کا بھی اختیار ہو۔ نیز آن لائن تجارت کرنے والے ایسے ادارے اور افراد بھی ہیں جن کے یہاں مصنوعات موجود نہیں ہوتیں، محض اشتہارات ہوتے ہیں، اس لیے اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ اس کمپنی کے پاس مصنوعات کا حقیقی وجود ہے۔ ''الدر المختار'' میں ہے:

''وأما الدلال فإن باع العين بنفسه بإذن ربها فأجرته على البائع، وإن سعى بينهما و باع المالك بنفسه يعتبر العرف وتمامه في شرح الوهبانية.''

وفي الرد تحته:

''(قوله: فأجرته على البائع) وليس لهٗ أخذ شيء من المشتري؛ لأنه هو العاقد حقيقة شرح الوهبانية وظاهرهٗ أنهٗ لا يعتبر العرف هنا؛ لأنهٗ لا وجه لهٗ. (قوله: يعتبر العرف) فتجب الدلالة على البائع أو المشتري أو عليهما بحسب العرف جامع الفصولين.'' (حاشیۃ ابن عابدین، ج:۴، ص:۵۶۰، ط: سعید)

❷ :- واضح رہے کہ ڈراپ شپنگ کا عام طور پر طریقہ یہ ہے کہ بائع اپنی مصنوعات کی تصاویر اور تمام تفصیلات اپنی ویب سائٹ پر یا اپنے پیج پر ظاہر کردیتا ہے، ویب سائٹ یا پیج دیکھنے والا اشیاء کو دیکھ کر اپنی پسند کردہ شے (چیز) پر کلک کرکے اس چیز کو خریدنے کا اظہار کرتا ہے۔ رقم کی ادائیگی کے لیے مختلف طریقہ کار اختیار کیے جاتے ہیں، کبھی ادائیگی ڈیلیوری پر کی جاتی ہے، یعنی جب مبیع مقررہ جگہ پر پہنچادی جاتی ہے تو مشتری رقم ادا کرتا ہے اور بعض دفعہ ادائیگی کریڈٹ کارڈ کے ذریعے کی جاتی ہے۔ بائع مشتری کا کریڈٹ کارڈ نمبر حاصل کرکے بینک کو بھیجتا ہے اور وہاں سے اپنی رقم وصول کرلیتا ہے۔ مبیع کی ادائیگی بعض اوقات کسی کوریئر سروس کے ذریعے کی جاتی ہے اور بعض اوقات کمپنی خود یہ کام کرتی ہے۔ ضروری نہیں کہ مبیع (فروخت کی جانے والی چیز) بائع کی ملکیت میں موجود ہو، بلکہ وہ آرڈر ملنے پر اشیاء کا انتظام کرتا ہے اور مشتری کے پتے پر یہ اشیاء ارسال کرتا ہے۔

اس طریقۂ کاروبار میں خریدار کا اپنی مطلوبہ اشیاء پر کلک کردینا بظاہر قبول ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ خریدار کا عمل ایجاب ہے اور بائع کا اپنی مصنوعات اپنی سائٹ پر ظاہر کردینا ایجاب کی پیشکش ہے، قبول نہیں، جیسے دکان دار اشیاء اپنے اسٹال پر قرینے سے سجادیتا ہے اور ان پر قیمت بھی چسپاں ہوتی ہے، مگر وہ ایجاب نہیں ہوتا، بلکہ دعوتِ ایجاب ہوتی ہے، اسی طرح ویب سائٹ پر بائع کا اپنی اشیاء ظاہر کردینا بھی دعوتِ ایجاب ہے اور جیسے دکان پر دکان دار کا عمل قبول ہوتا ہے، اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعے خریداری میں بھی بائع کا عمل ایجاب کی قبولیت ہوتا ہے۔ ایک عام دکان پر اگر خریدار اور دکان دار زبان سے کچھ نہ کہیں تو دونوں جانب سے بیع ''تعاطی'' سے مکمل ہوجاتی ہے اور اگر خریدار زبان سے خریداری کی خواہش کا اظہار کرے اور دکان دار زبان سے کچھ نہ کہے، بلکہ چیز حوالے کردے یا ثمن قبول کرلے تو بائع کی طرف سے فعلاً قبول ہوتا ہے، اسی طرح ویب سائٹ پر بھی فعلی قبول ہوجاتا ہے۔ بہر حال چیزوں کو پیش کرنا ایجاب نہیں، بلکہ ایجاب کی دعوت ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دکان میں جب خریدار کوئی چیز اُٹھالیتا ہے تو اس وقت بیع مکمل نہیں ہوتی، بلکہ کاؤنٹر پر آکر بھاؤ تاؤ ہوتا ہے، اگر چیزوں کو پیش کرنا ایجاب ہوتا تو خریدار کے اُٹھالینے اور کاؤنٹر پر پیش کرنے کے بعد اسے واپس لینے کا حق نہ ہوتا۔

مختلف ویب سائیٹس پر جب گاہک اپنی پسندیدہ چیز پر کلک کرتا ہے تو یہ تحریری ایجاب ہوتا ہے، جب یہ ایجاب کمپنی یا فرد کے پاس جاتا ہے تو وہ اسے قبول کرلیتا ہے، یوں یہ عقد جانبین سے تحریری صورت میں عمل پذیر ہوتا ہے۔

ایمازون کی ویب سائٹ پر اس طرح خرید وفروخت کرنا درست ہے، البتہ اس میں درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱: انٹرنیٹ پر سونا چاندی یا کرنسی کی خرید وفروخت ہو تو بیع صرف کے احکام کی رعایت لازم ہوگی، یعنی ہاتھ در ہاتھ اور نقد ہونا ضروری ہے اور یہ صورت آن لائن خریداری میں ممکن ہی نہیں، لہٰذا سونا، چاندی اور کرنسی کی آن لائن تجارت نہ کی جائے۔

۲: مبیع اور ثمن کی مکمل تفصیل بتائی جائے، جس سے کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

۳: کوئی شرطِ فاسد نہ لگائی گئی ہو۔

۴: صرف تصویر دیکھنے سے خریدار کا خیارِ رؤیت ساقط نہیں ہوگا، لہٰذا اگر مبیع تصویر کے مطابق نہ ہو یا دیکھنے کے بعد مشتری کو پسند نہ آئے تو مشتری کو واپس کرنے کا اختیار ہوگا۔

۵: ویب سائٹ پر اپنی پروڈکٹ کی تشہیر کے لیے جان دار کی تصویر نہ لگائی جائے۔

۶: اگر ویب سائٹ والے آرڈر ملنے پر کسی اور جگہ سے چیز مہیا کرتے ہوں تو صارف کو اس وقت تک نہ بیچیں، جب تک چیز اُن کے قبضے میں نہ آجائے، البتہ وہ وکیل بالشراء (خریداری کے وکیل) کے طور پر معاہدہ کرسکتے ہیں، یعنی صارف (کسٹمر) ویب سائٹ والے کو خریداری کا وکیل بنادے، ویب سائٹ والا وکیل بن کر اس چیز کو مؤکل (صارف) کے لیے خریدے، نیز ایک صورت یہ بھی درست ہے کہ ویب سائٹ اپنے صارف کے ساتھ اس کی مطلوبہ چیز کی بیع کا وعدہ کرے اور جب وہ چیز قبضہ میں آجائے تو صارف سے عقدِ بیع کرکے وہ چیز صارف کو ارسال کرے۔

۷: ویب سائٹ پر اشیاء بیچنے والے کو چاہیے کہ ادائیگی کے لیے کریڈٹ کارڈ کا آپشن دینے کے بجائے صرف ڈیبٹ کارڈ یا ڈیلیوری پر ادائیگی کا آپشن دے، کیوں کہ کریڈٹ کارڈ کا استعمال جائز نہیں، اگرچہ وقتِ مقررہ کے اندر ادائیگی کردی جائے اور سود دینے کی نوبت نہ آئے۔ نیز اگر اس پروڈکٹ میں کوئی ایسا عیب ہو جس کا مشتری کو علم نہیں تھا تو پھر مشتری کو خیارِ عیب حاصل ہوگا، اگر وہ چاہے تو پوری قیمت پر اسے لے لے، اگر چاہے تو واپس کردے، لیکن اسے یہ حق نہیں کہ وہ مبیع رکھ کر نقصان کی قیمت لے۔ ''المحیط البرهاني'' میں ہے:

''يجب أن يعلم أن شراء مالم يره المشتري جائز عندنا، وصورة المسألة: أن يقول الرجل لغيره: بعت منك الثوب الذي في كمي هٰذا، والصفة كذا، أو الدرة التي في كفي وصفته كذا، أو لم يذكر الصفة، أو يقول: بعت منك هٰذه الجارية المتبقية.'' (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، ج:۶، ص:۵۳۱، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

’’خيار العيب يثبت من غير شرط، كذا في السراج الوهاج. وإذا اشترى شيئًا لم يعلم بالعيب وقت الشراء ولا علمه قبله والعيب يسيرٌ أو فاحشٌ فله الخيار، إن شاء رضي بجميع الثمن وإن شاء ردهٗ، كذا في شرح الطحاوي. وهٰذا إذا لم يتمكن من إزالتهٖ بلا مشقة، فإن تمكن فلا كإحرام الجارية.‘‘ (الفتاویٰ الہندیۃ، ج:۳،ص:۶۶، دار الفکر)

❸:۔ہماری معلومات کے مطابق ایمازون ایف بی اے(Fulfilled By Amazon) کا طریقہ تو یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایمازون پر کسی چیز کو فروخت کرتا ہے تو اولاً یہ شخص اس چیز کو مینوفیکچرر سے خرید لیتا ہے، دوسرے نمبر پر یہ شخص اس چیز کو ایمازون کے گودام میں پہنچانے کا حکم کرتا ہے، اس مرحلہ کے بعد یہ چیز ایمازون کے گودام میں اس شخص کی ملکیت کے طور پر محفوظ کردی جاتی ہے، اس مرحلہ تک تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عمل فروخت کنندہ کی طرف سے ایجاب ہے، البتہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ فروخت کنندہ نے اپنی چیز فروخت کرنے کے لیے سامنے لائی، اس کے بعد جب کوئی خریدنے والا اس چیز کو ایمازون پر مذکورہ فروخت کنندہ سے خریدتا ہے، تو اس شخص (مالک) کے حکم پر ایمازون اس چیز کو پیک کرکے خریدار کو بھیج دیتی ہے۔اس صورت کے مطابق چونکہ فروخت کنندہ اولاً مینوفیکچرر سے خرید لیتا ہے اور اس کی ملکیت ثابت ہونے کے بعد ایمازون اس چیز پر بطور وکیل قبضہ کرتی ہے اور وکیل بن کر کسٹمر کو یہ چیز پہنچا دیتی ہے، لہٰذا اگر اس چیز کے بیع میں شرعاً ناجائز ہونے کی کوئی اور وجہ نہ ہو، (مثلاً وہ کوئی حرام شے نہ ہو، وغیرہ) تو ایمازون پر بیع کی مذکورہ صورت جائز ہے، لما قال العلامة الكاسانيؒ:

’’(ومنها) وهو شرط انعقاد البيع للبائع أن يكون مملوكًا للبائع عند البيع فإن لم يكن لا ينعقد.‘‘ (بدائع الصنائع، ج:۵،ص:۱۴۶، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وقال في مجلة الأحكام العدلية:

’’للمشتري أن يبيع المبيع لآخر قبل قبضهٖ إن كان عقارًا وإلا فلا.‘‘

(مجلۃ الاحکام العدلیۃ، ج:۱،ص:۵۲، ط: نور محمد)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد شفیق عارف	محمد ابراہیم	نور اللہ
		تخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

.....❁.....❁.....❁.....